مراسلت

ہریش میسی
نیشنل سیکرٹریٹ کاریتاس پاکستان، لاہور

"عالم اسلام اور عیسائیت" کا جولائی کا شمارہ پچھلے تمام شماروں کی طرح موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔ انگریزی میں عام طور پر لفظ Christian /s یا Christianity استعمال ہوتا ہے جسے کسی طرح بھی عیسائی یا عیسائیت نہیں ترجمہ کیا جاسکتا۔

آپ کی تمام تر تحریریں اکثر انگریزی سے ترجمہ کی گئی ہیں تو آپ مسیحی یا مسیحیت اس کا ترجمہ کرنے سے کیوں گریز کرتے ہیں؟ کیا کوئی خاص مصلحت ہے یا کسی تعصّب کی بناء پر ایسا کرتے ہیں؟

ایسا کر کے آپ کوئی خاص معرکہ نہیں مار رہے بلکہ مسیحی۔ مسلم تعلقات میں خلیج کو مزید بڑھا رہے ہیں۔"

["عالم اسلام اور عیسائیت" کے شمارہ بابت ماہ مئی ۱۹۹۲ء میں "مسیحی" یا "عیسائی" کے حوالے سے جناب کنول فیروز کا مراسلہ اور اس پر ادارے کی گزارشات شائع ہو چکی ہیں۔ جولائی کے شمارے میں لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر محمد ایوب خان صاحب کا نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے۔ اس بحث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ "عیسائی" اور "عیسائیت" کے الفاظ میں کوئی تعصّب اور نفرت شامل نہیں ہے تاہم جناب ہریش میسی نے مسیحی کی جگہ لفظ "عیسائی" کے استعمال کو کلیتاً مسترد کر دیا ہے جو مسیحی اہلِ علم کی روایت کے مطابق نہیں۔ برصغیر کے مسیحی حلقوں میں پادری عمادالدین لاہز ڈی۔ ڈی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کی تالیف "توزین الاقوال" [امرتسر: نیشنل پریس (۱۸۹۳ء)] اس وقت میرے پیشِ نظر ہے۔ اس میں پادری صاحب نے مسیحی اور عیسائی کے الفاظ بطور مترادف استعمال کیے ہیں۔ وہ دیباچے میں لکھتے ہیں:

"--- مباحثینِ اہلِ اسلام سب کے سب شکست خوردہ ہیں اس لیے کہ عیسائیوں نے ان کے اعتراضوں کے کافی شافی جواب لکھ دیے ----" (ص: ۱)

جناب ہریش میسی صاحب اپنے دعویٰ کے حق میں کہ Christian/s یا Chirstianity کا ترجمہ کسی طرح بھی عیسائی یا عیسائیت نہیں ہوسکتا، تفصیل سے لکھتے تو زیادہ مناسب ہوتا۔ (مدیر)]